احسانمندی

''تفسیر القاء الرحمٰن ترجمہ تفسیر الہام الرحمٰن'' اللہ کی مقدس کتاب قرآن شریف کی آیاتِ مقدسہ کا ترجمہ اور تفسیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی فکر اور فلسفہ کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

اس تفسیر کی جتنی رحمتیں اللہ کی طرف سے موسیٰ جار اللہ اور محمد اسماعیل گودھروی پر نازل ہو رہی ہوں گی، ان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کو برابر کا شریک سمجھتا ہوں۔

میں اللہ جل شانہ کا بڑا احسانمند ہوں کہ اس نے مجھے یہ کتاب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جس کے لئے جتنا بھی شکر گذار رہوں وہ کم ہے۔

اللہ کا حقیر بندہ اور خادم العلم

ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری

12 جون 2007

اقوال شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

امام ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ ج:۱ ص:۸۴ میں فرماتے ہیں کہ: مفہمین چند قسم کے ہیں، جن کی استعداد مختلف ہوتی ہے۔

اوّل یہ کہ جس کے اکثر حالات ایسے نہیں کہ عبادات وطاعات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے علوم تہذیب نفس اللہ کرتا ہے۔ تو یہ کامل ''مفہم'' ہے۔

دوم یہ کہ جس کے حالات تلقی اخلاق فاضلہ اور تدبیر منزل اور اس کے مثل ہے۔ وہ ''حکیم'' ہے۔

سوم یہ کہ جس کے حالات تلقی سیاسات کلیہ ہے اور اس کے موافق لوگوں میں عدل و انصاف کو عام اور شائع کرنا ہے اور ظلم وجور سے لوگوں کو روکتا ہے، اس کو ''خلیفہ'' کہتے ہیں۔

چہارم یہ کہ ''ملاء اعلیٰ'' جس سے متاثر ہوتا ہے اور ''ملاء اعلیٰ'' اس کو تعلیم دیتا ہے اور وہ اس کو مخاطب کرتے ہیں اور ملاء اعلیٰ اس میں سرایت کر گیا ہے، جس سے مختلف قسم کی کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کو ''موید بروح القدس'' کہتے ہیں۔

پنجم یہ کہ جس کی زبان وقلب سے نور ٹپکتا ہے اور لوگ اس کے نصائح اور موعظت سے مستفید ہو رہے ہیں، جس سے اس کے حواری اور رفقاء سکون وسکینہ اور تسکین قلب اور نور حاصل کرتے ہوں اور درجہ کمال کو وہ پہنچے ہوں اور خود اس کی ذات ہدایت ورشد پر حریص ہوں اس کو ''ہادی'' اور ''ترکی'' کہتے ہیں۔

ششم یہ کہ اکثر حالات جس کے اکثر علوم قواعد ملت اور اس کے مصالح کا احیاء ہے اور وہ اس بات کا حریص ہے کہ مندرس اور مٹی ہوئی چیزوں کا احیار کرے اور قدیم چیزوں کو قائم کرے اور جدید بدعات سے روکے، اس کو ''امام'' کہتے ہیں۔

ہفتم جس شخص کے قلب میں روحانی باتیں پھوکی جائیں اور وہ اس کی خبر دیوے تو اس کو ''منذر'' کہتے ہیں۔

(ابوسعید السندی: علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی)